سوال

(92)جدید مسجد میں نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے یہاں دومحلے کے لوگ جوسب کے سب اہل حدیث ہیں جمعہ اور نماز پنجگانہ ایک مسجد میں اداکرتےتھے ، مگر جس محلّہ میں مسجد نہیں تھی وہاں کے رہنے والے مسجد مذکورسے دورہونے کے باعث نماز باجماعت میں بہت سست تھے ، توسب کے مشورہ سے یہ طے ہواکہ اس محلہ میں پنجگانہ نماز کےلیے ایک مسجد بنادی جائے تاکہ اس محلّہ کے سب لوگ جماعت سے نمازاداکریں ۔چنانچہ مسجد تیارکرلی گئی جس کوبنے ہوئے دس برس ہوگئے ۔بعدمیں چنداوردنیاوی امورمیں اختلاف کی وجہ سے اس نئی مسجدمیں جمعہ بھی ایک سال سے شروع ہوگیاہے ۔اس سال رمضان شریف میں جدید مسجدوالوں کی طرف سے ایک شخص نے دونوں محلوں کے لوگوں کی دعوت کی ۔ توایک مولوی صاحب نے یہ فتویٰ دیاکہ اس دعوت کاقبول جائزنہیں اوراس جدید مسجد میں نماز پڑھنی بھی جائزنہیں کیوں کہ ان لوگوں نےجمعہ علیحدہ کرلیاہے ،پس کیاان مولوی صاحب کا یہ فتویٰ درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس نئی مسجد میں بلاشک وشبہ نماز پڑھنی جائزہے کیونکہ یہ مسجد ضرارکے حکم میں نہیں ہے ۔آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مقام قباء میں جومسجد منافقین نے بنائی تھی،اس میں مسجد بنانے کی نیت تھی ہی نہیں ۔اس لیےکہ ان کے اعتقادمیں مسجدبنانا تقرب الہی کا موجب نہیں تھا،بخلاف صورت مسئولہ کےکہ یہاں بنانے والوں نے مسجدکی تعمیر کوموجب تقرب سمجھ کربنایاہےاوراللہ تعالی سے اجروثواب کی امیدرکھتےہیں ۔پس اس مسجد کو مسجد ضرارپرقیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے ،اوراس میں نمازناجائزہونے کافتویٰ درست نہیں ۔البتہ محض دنیاوی امورمیں یاایسے دینی امورمیں اختلاف کی وجہ سے جس میں شرعا اختلاف کی گنجائش نہیں ہے جمعہ الگ نہیں کرنا چاہیے ،جولوگ ایسا کرتےہیں وہ تفریق بین المومنین کے مرتکب ہیں ۔بنابریں ان کی دعوت نہ قبول کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ردکردینا یقینی ہے ۔

(محدث دہلی ج:10ش :1،ربیع الآخر1361ھ مئی 1942ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 191

محدث فتویٰ